بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

قادیان

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۲/۱۲ عہ

ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

نمبر ۳۸

سلسلہ الجدید جلد ۲

شعبان سنہ ۱۳۲۴ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

بروز جمعرات

چہ گویم با تو در آئی پہا قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۃ القدیم جلد ۵

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو عا پر کسی ایک کو اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جنکو عا پر کسی ایک اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۲/۱۲ عہ

عام قیمت مابعد سے رفی پرچہ ۲ر جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار نہ روانہ کرین گے اُن سے بحساب مابعد لیجاویگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۲ر کا ٹکٹ آنا چاہیئے جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد مین نہین ملیگا۔ رسید زر اخبار مین چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔

ممالک ... عا۔ افریقہ ...... للعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندرین دین آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
ما از و یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالیجناب

مصطفے ما را امام و پیشوا
ہم برین از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آن نہ از خود از ہمان جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارش کند از اشقیا است
نزد ما کفر است خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق اور فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت اُن کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑہنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالی کے احسانون کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر نعمت و بلا مین اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑہائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض لِلّٰہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض لِلّٰہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اُس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں مین پائی نہ جاتی ہو

وہ الفاظ جنمین حضرت اقدس بیعت لیتے ہین ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ (۲ بار) آج مین احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

بائبل کا الہام۔ پوپ نے ایک کمیٹی مقرر کی تھی۔ کہ بائبل کی پہلی پانچ کتابوں کے متعلق تحقیقات کرے۔ کہ یہ کتابیں کس نے لکھی تھیں کمیٹی نے اب اپنی رپورٹ بعد تحقیقات پیش کی ہے جس میں یہ ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ کتابیں تھی تو حضرت موسےٰ کی ہیں۔ مگر ساری الہامی نہیں ہیں۔ بلکہ بعض عبارتیں ہیں۔

اب مشکل یہ پڑے گی۔ کہ الہامی کو غیر الہامی سے علیحدہ کس طرح کیا جاویگا۔

مذہب عیسوی کا پول۔ ایس اے آلڈرج صاحب ساکن شہر مچیگن۔ امریکہ کے اخبار ٹرتھ سیکر میں تحریر فرماتے ہیں۔ جیسے جیسے میری عمر بڑھتی جاتی ہے۔ میں عیسوی مذہب کے پول اور اس کی ریاکاری سے زیادہ تر واقف ہوتا جاتا ہوں۔ عیسوی مذہب کی ساری بنیاد صرف ایک شخص کی بے وقوفی کی خواب پر منحصر ہے۔ عیسوی مذہب ناممکن باتوں سے بھرا پڑا ہے۔ اور علاوہ اس کے اس میں بہت سی بے حقیقت باتوں کا مجموعہ ہے۔ یہ بھی ثابت نہیں ہوتا۔ کہ آیا دراصل کوئی یسوع تھا بھی یا نہیں۔ حضرت محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھ ایک حقیقت رکھتے۔ ان کی پیدائش زندگی اور وفات انسانوں کی طرح سے تھے۔ لیکن یسوع کے سارے کا قصہ ناممکنات اور بیہودہ قصوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

یسوع مسیحی نہ تھا ولائت کے میگزین ہبرٹ جرنل میں پادری اینڈرسن صاحب نے ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں پادری صاحب نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ یسوع خود بھی عیسائی نہ تھا اور جو مذہب اس کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اس کو ماننے والا اور اس پر چلنے والا خود بھی نہ تھا۔ شکر ہے کہ پادری صاحبان کو بھی یہ فہم پیدا ہو چلا ہے کہ یہ سب تانا بانا فرضی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ زمانہ میں ہوا ہی ایسی چلی ہے۔ کہ اس قسم کے مذہب کو قبول کرنا اور زیادہ تر اس پر قائم رہنا اب مہذب اور دانا قوموں کے واسطے ممکن نہیں معلوم ہوتا

اعلیٰ مسیحی پادری گرفن صاحب رسالہ نارتھ امریکن ریویو میں تحریر فرماتے ہیں کہ سب سے عمدہ اور اعلیٰ مسیحی وہ نہیں ہیں جو گرجوں میں وعظ سنتے ہیں اور نہ وہ ہیں جو کہ گرجوں میں وعظ کرتے ہیں بلکہ وہ ہیں جو دنیا میں کوئی نمایاں کام اپنے ملک کی بہبودی کے واسطے کرتے ہیں۔

گویا پادری صاحب کے نزدیک اگر کوئی معمار اپنی معماری کے کام میں کمال پیدا کرے تو وہ سب سے اعلےٰ درجہ کا مسیحی ہے گرجے میں جانا یا عبادت کرنا یا بائبل پڑھنا کوئی ثبوت مسیحی ہونے کا نہیں ہو سکتا۔

> **لغات القرآن**
> **حصہ اول**
> اصل قیمت عہ۔ بدر کے واسطے ایک نیا خریدار بنانے والے کے لئے صرف لہر۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی تعریف بہت سے اخباروں میں چھپ چکی ہے اور ایک ایسے شخص کی تصنیف ہے۔ جو اہل زبان ہے۔ کتاب عربی میں ہے۔ ساتھ ہی اردو ترجمہ ہر صفحہ پر موجود ہے۔ دفتر بدر سے طلب کرو۔ جلد

رینن عام طور پر مشہور ہے کہ ملک فرانس کا مشہور فلاسفر رینن۔ جس نے یسوع مسیح کی مخالفت میں چند ایک کتب تصنیف کی ہیں۔ دہریہ تھا اور خدا تعالیٰ کا منکر تھا۔ مگر اب اس کی ہمشیرہ نے ایک مضمون چھپوایا ہے۔ اور اس کی بعض پرانی تحریریں دے کر ثابت کیا ہے کہ وہ دراصل دہریہ نہ تھا۔ بلکہ موحد تھا۔ ہاں یسوع کی خدائی کا منکر تھا۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ یورپ کے اکثر دہریہ اسی قسم کے ہیں۔ کہ وہ اُس خدا کے منکر ہیں۔ جو یسوع کے وجود میں ان کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور جو کہ فی الحقیقت اسی قابل ہے کہ اس کا انکار کیا جاوے۔

نیا فرقہ عیسوی بعض لوگوں نے یہ کوشش کی تھی۔ کہ دین عیسوی کی ترمیم کر کے عقائد کا نقشہ ایسا طیار کیا جائے جو کہ اکیسویں اور بائیسویں صدی تک کے لوگوں کے مذاق کے موافق ہو۔ بعض لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اس پر گارنٹ صاحب نے ایک مضمون لکھا ہے۔ کہ ہمیں الہام کی ہمیشہ ضرورت ہے۔ کیونکہ زمانہ ترقی کر رہا ہے۔ اور اس واسطے نئے عقائد کی فہرست طیار کرنی چاہیئے۔

شراب ۱۹۰۶ء میں ۱۵ ملین گیلن شراب کا استعمال ہوا۔ جن میں سے پانچواں حصہ جرمنی والوں نے پیا۔ اور تیرہواں حصہ برطانیہ اعظم نے نوش کیا۔ شراب کی قیمت ۵ر سے لے کر عہ گیلن تک ہے۔

مسٹر الیف ایچ باک ول صاحب رسالہ سائنٹیفک انکوائری میں تحریر فرماتے ہیں کہ الیاس نے پہاڑ پر جو آگ کا معجزہ دکھایا تھا۔ وہ مٹی کے تیل کے ذریعہ سے تھا۔ معجزات کو ثابت کرنے کا اچھا ذریعہ نکالا ہے

ڈاکٹر فورسنتھ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہم ایک حقیقی خدا کے محتاج ہیں نہ کہ ایک خیالی خدا کے۔ جیسا کہ یسوع مسیح تھا۔

اٹلی میں یہ تحریک پیدا ہوئی ہے کہ گرجے کو سلطنت سے جدا کر دیا جاوے جیسا کہ دوسرے ملکوں میں ہو رہا ہے امید ہے کہ پوپ اس کی سخت مخالفت کریگا مگر اب کون سنتا ہے تمام دنیا کا میلان اس طرف ہو رہا ہے کہ اب عیسائیت کو صفحہ دنیا سے اُٹھایا جاوے ہر جگہ عیسوی مذہب کمزور ہو رہا ہے اور کچھ ہوا ہی ایسی چل پڑی ہے جس کا اصل سبب یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اپنا ایک رسول اس زمانہ میں پیدا کر دیا ہے۔ جس کی توجہ اور ہمت اس امر کے درپے ہے۔ کہ کسر صلیب کرے۔ یعنی صلیبی مذہب کو دنیا سے اُٹھا دے اس کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ خود عیسائی قوم کے افراد مذہب عیسوی کی بیخ و بنیاد اکھیڑنے کے درپے ہیں ہر روز یورپ امریکہ سے جو آواز آتی ہے اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ عیسائیت اب دنیا سے رخصت ہونے کو ہے سوائے اس کے کہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۱۵ ستمبر ۱۹۰۶ء - فرمایا - گھر میں ایک چوکھٹ کے اندر ایک قطعہ لگا ہوا ہے - جس پر لکھا ہے - الیس اللہ بکاف عبدہ - ہم نے آج کشفی نگاہ میں دیکھا کہ وہ الفاظ مٹے ہوئے ہیں - مگر اس پر لکھا ہے - خیر -

۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء (روز دوشنبہ) (۱) قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَاءِ مَا يُرْضِيكَ - وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ -

ترجمہ - تیرے رب نے فرمایا ہے - کہ وہ تیرے لئے آسمان سے وہ چیز اتارنیوالا ہے - جو تجھے خوش کر دیگی - اور ہم تیرے رب کے حکم کے سوائے کبھی نازل نہیں ہوتے -

(۲) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ - أُجِيبَتْ دَعْوَتُكَ - إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوا وَالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ -

ترجمہ - اللہ تعالیٰ نے تیری دعا سن لی - تیری دعا قبول کی گئی - اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے - جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو نیکی کرتے ہیں -

(۳) بَارَكَ اللّٰهُ فِي إِلْهَامِكَ وَوَحْيِكَ وَرُؤْيَاكَ

ترجمہ - برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے الہام میں اور تیری وحی میں اور تیری خوابوں میں -

(۴) كَتَبْتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَحْمَةً - وَكَتَبْتُ لَكَ رَحْمَةً فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ -

ترجمہ - تجھ پر ایمان لانیوالوں کے لئے میں نے رحمت لکھ دی ہے - اور تیرے لئے دنیا اور آخرت میں میں نے رحمت لکھی ہے -

(۵) نَزِيدُ فِي رَحْمَتِكَ وَصِدْقِكَ وَوَفَائِكَ لَدَيَّ نَزِيدُ بَرَكَاتٍ (یہ خدا کی طرف سے نہیں صرف تفہیم ہے میرے لفظوں میں -)

ترجمہ - تیری رحمت اور صدق اور وفا میں ہم زیادتی کریں گے یعنی تجھ پر برکات میں زیادتی کی جائے گی -

(۶) كُلٌّ مُكَذِّبٌ جَاءَ - يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ - وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا - إِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ -

ترجمہ - سب مکذب آئے اور کہنے لگے - اے عزیز ہم اور ہمارے اہل و عیال تکلیف میں ہیں - اور ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں - پس ہمیں پورا ماپ تول دے - اور ہم پر صدقہ کر - تحقیق اللہ تعالیٰ صدقہ کرنے والوں کو جزائے خیر دیتا ہے -

(۷) مَا أَنَا إِلَّا كَالْقُرْآنِ وَسَيَظْهَرُ عَلَى يَدَيَّ مَا ظَهَرَ مِنَ الْفُرْقَانِ -

ترجمہ - میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں اور قریب ہے کہ میرے ہاتھ پر ظاہر ہوگا - جو کچھ کہ فرقان سے ظاہر ہوا -

(۸) رویا - دیکھا - کہ میں ایک فراخ اور خوبصورت اور چمکدار جوتا پہنے ہوئے چند آدمیوں کے ساتھ ایک طرف جا رہا ہوں - اور وہ چوغہ میرے پاؤں تک لٹک رہا ہے اور چمکدار شعاعیں اس میں سے نکل رہی ہیں -

(۹) خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچا لیگا -

(نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے)

(۱۰) رویا - دیکھا کہ ایک بھونچال آیا - کچھ دہشت ناک معلوم ہوا - اور ہم چھت کے نیچے سے باہر آ گئے - مبارک میرے ساتھ تھا - اور خفیف خفیف بارش کے قطرے خوش نما برس رہے تھے -

خلیفہ رشید الدین صاحب کا نصیحت نامہ

بنام

مُرتد ڈاکٹر

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں نے ایک کارڈ اپنے پُرانے واقف کار رفیق ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے نام لکہا ہے جو کہ معہ جواب کے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔

میرے عزیز اور محترم دوست خلیفہ صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اغالباً الذکر الحکیم علے والمسیح الدجال آپنے ملاحظہ فرما لئے ہوں گے۔ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ آپ مرزا صاحب سے تائب ہوگئے ہیں۔ اس پر میں آپ سے بغلگیر ہوا اور الحمد للہ چند بار پڑہی اور دعا کی۔

میں نہیں جانتا۔ کہ اس خواب کا وقت ابہی آ گیا ہے یا نہیں۔ براہ مہربانی مجھے اطلاع دیں کہ مرزا صاحب کی نسبت اور دیگر مسلمانوں کے قطع سلام و نماز و رشتہ داری کی بابت اور تمام مسلمانوں کو غیر ناجی سمجھنے کی بابت آپ کا اب کیا خیال ہے۔ امید کہ اپنے ایک پرانے ہمراز اور بیکرنگ دوست کو مفصل جواب سے مشکور فرماوینگے۔

مجھے مرزا صاحب کے خلاف خوابات بڑی کثرت سے اور شدت دور تواترہ کے ساتھ آ رہے ہیں جو عنقریب شائع ہوں گے۔ والسلام

خاکسار عبدالحکیم خان ایم۔بی۔ اسسٹنٹ سرجن
ازمقام سمی۔ ریاست پٹیالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

از خاکسار رشید الدین آگرہ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۶ء
بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب

السلام علی من اتبع الہدےٰ۔ اما بعد واضح ہو کہ کارڈ آپ کا پہنچا۔ شائد آپکے خواب کی یہ تعبیر ہو۔ کہ آپ ہی راہ راست پر آجاوین اور پھر توبہ کر کے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود و قبلہ و کعبہ مرزا صاحب سلمہ کے خادمین میں داخل ہو کر اس قابل ہوجاوین کہ آپ اور ہم پھر بغلگیر ہو۔ یہ تعبیر اس واسطے کی گئی ہے کہ اول تو یہ ایک مسلّم مسئلہ ہے کہ خواب جیسے رات کو دیکھے جاتے ہیں۔ ویسے ہی ہو بہو واقع نہیں ہوجاتے اور دوم آپ کے خواب تو خصوصاً ہی تعبیر طلب ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ زمانۂ طالب علمی میں جب ہم اور آپ میڈیکل کالج لاہور میں پڑہا کرتے تھے (تمہیں یاد ہو کہ نہ ہو) آپ نے رویا دیکھی تہی۔ کہ امتحان آخری ڈاکٹری میں آپ اول رہے اور یہ عاجز رشید الدین دوم رہا۔ جب نتیجہ امتحان نکلا تو آپ بحساب تعداد نمبر مضامین اول نہ رہے اور یہ عاجز تو آٹھواں ہی پاس ہوا تہا۔ پہر اس کی تعبیر کی گئی۔ جو آپ کو یاد ہوگی۔ اور یہ بہی آپ کو یاد ہوگا کہ آپکے خواب یا پیش گوئیاں کبہی بالکل واقع نہیں ہوئیں۔ مثلاً جب آپ نے متواتر رویا دیکہکر مجہہ کو انہیں دنوں میں اطلاع دی تہی۔ کہ آپ کا نکاح میری ہمشیرہ سے ہوگا۔ اور ان دنوں میں شاید میری ہمشیرہ ابہی کہیں منسوب نہیں ہوئی تہیں۔ اور بعد میں آپنے اس بارہ میں بہت کوشش کی بہی۔ بلکہ اپنے لڑکے کے واسطے بہی آپ نے ہمارے خاندان میں رشتے ڈہونڈے۔ لیکن آپ کو کامیابی نہ ہوئی اور اب پندرہ سال گذرنے کو آتے ہیں۔ اور آپ کی یہ پیش گوئی پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ بلکہ محال ہو گئی۔ تو فرمایئے۔ کہ اس کی بہی کچھ تعبیر یا تاویل ہے جب آپکے طالب علمی کے دنوں کی خوابوں کی یہ حالت ہو۔ تو اب تو اُن کا کچھ اعتبار ہی نہیں۔ اُن دنوں میں تو آپ متقی مسلمان تھے۔ خدا کا خوف آپ میں زیادہ تہا۔ اور اپنے آپ کو اور اپنی رائے کو کچھ زیادہ نہ سمجھتے تھے۔ کم گو تھے۔ صالحین کو گالیاں نہیں دیا کرتے تھے۔ محنت و ریاضت کیا کرتے تھے آپ کے پاس روپیہ نہ تہا۔ کوئی مطبع نہ تہا۔ خداوند تعالےٰ پر توکل زیادہ تہا۔ کوئی تجارت نہ تہی اور نہ آپ کی کوئی کتابیں چھپی تھیں۔ اور نہ آپ مصنف کہلاتے تھے۔ اور نہ آپ کو چنداں علم تہا۔ معمولی فارسی دان منشی تھے اور عربی سے تو آپ بالکل بے بہرہ ہی تھے ہاں قرآن شریف کے ساتھ آپ کو بہت محبت تھی۔ اور اس کے تراجم اُردو یا انگریزی آپ ضرور دیکھا کرتے تھے۔ کوئی آپ کی اپنی تفسیر نہ تھی اور پیران دنوں میں آپ ڈاکٹر بہی نہ کہلاتے تھے نہ امرا و دنیا داروں کی مجلسوں میں آپ بیٹہا کرتے تھے۔ کہانا بہی رزق حلال ہوا کرتا تھا۔ تب آپ صفائی دیکھنے گاؤں میں دورہ بہی نہ کیا کرتے تھے اور نہ غریب رعایا پر تشدد کیا کرتے بلکہ برعکس اس کے آپ میں حلم۔ انکساری اور خاکساری اور کم گوئی زیادہ تہی۔ میں پہر کہتا ہوں۔ کہ جب اُن دنوں میں آپ کے خوابوں کی وہ حالت تہی۔ جو میں نے اوپر بیان کی ہے۔ تو اب کیا اعتبار ہے؟ آپ للہ سوچیں اور غور کریں۔ کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ اور کیوں ساری محنت کو ایسی جلدی برباد کر دیا۔ آپ تو قرآن کریم میں پڑہا کرتے تھے۔ کہ وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا - وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِندَ اللَّهِ وَجِيهًا

اگر فرض کیا کہ آپ کو کوئی معاملہ ناگوار گذرا تہا۔ یا بظاہر آپ کی کسی نے توہین کی تہی۔ تو صبر کیا ہوتا اور صالحین کی استغفار ذاتی پر ہی اس کو محمول کیا ہوتا اور آپنے آپ کو ہیچ سمجہا ہوتا اور یہ خیال کیا ہوتا کہ دنیا میں مجہہ سے اچھے ڈاکٹر اور حکیم اور روپیہ والے اور کتابوں والے اور مطبع والے اور جاہ و حشمت والے موجود ہیں۔ جو حضرت اقدس سلمہ کے حلقہ بگوش ہو رہے ہیں۔ اُن سے ہی مشورہ کر لیا ہوتا۔ اور اپنی رائے کی ایسی پچ نہ کی ہوتی۔ جب حضرت اقدس نے آپ کو توبہ کے لئے کہا تہا۔ تو اپنے خیال سے توبہ و رجوع کر لیا ہوتا اور درحقیقت آپ کا خیال کہ بغیر وسائل رُسل علیہم السلام کے نجات اور عرفان اور کامل توحید اور مشقی توحید حاصل ہو سکتی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ خصوصاً بغیر ذریعہ افضل الرسل و سید المرسلین والنبین حضرت محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہٗ اُمّی ونفسی والی۔ یہ سخت ہی کفران نعمت و صریح شرک ہے۔ آپ کو معلوم رہے۔ کہ صرف "خدا ایک ہے" "خدا ایک ہے" کہنے سے نجات نہیں ہوجاتی جب تک کہ عملی اور مشقی طور سے اُس کو اپنی ذات پر وارد کر کے نہ دکہلایا جاوے۔ اور اپنے نفس اور رائے کو ہیچ نہ سمجہا جاوے اور اپنے ہر کاروبار میں شرک خفی و جلی کو دور نہ کیا جاوے اور عملی طور سے یہ ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ مگر غور کرنے پر اور متابعت کرنے پر اعمال و طریق زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر۔ کیونکہ جب تک اسوہ حسنہ نہ ہو اور کوئی نمونہ بن کر نہ دکہلاوے۔ آپ کیسے معلوم کر سکتے ہیں کہ مشقی توحید جس سے نجات ہوتی ہے وہی ہے جس کے آپ کاربند ہیں۔ یا غیر؟ کیا الفاظ "توحید"

* نوٹ۔ ہاں یہ بات تو ضرور تہی۔ کہ آپ "حکیم جی" تو ضرور تب ہی کہلاتے تھے۔

ولا الٰہ الا اللہ ۔ زمانہ جاہلیت کی عرب بیچ بھی موجود تھے ۔ یا عرب لوگ اُن کو استعمال نہ کیا کرتے تھے بلکہ انہی الفاظ کا استعمال ہوتا تھا ۔ مگر باوجود اس کے پھر وہ مشرک ہی تھے ۔ کیونکہ ان کے رگ و ریشہ میں ان کے اعتقادات میں ان کے اعمال و رسوم میں شرک بسا ہوا تھا ۔ اور نہ ان کے پاس کوئی نمونہ تھا ۔ جو کامل توحید سکھلاتا ۔ لیکن جب حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہان مبارک سے نکلا ۔ کہ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ جس کے معنے یہ ہوئے ۔ کہ جس طرح میں نے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے ۔ اور کرکے دکھلا دیا ہے اُسی طرح اگر کوئی کہے اور پھر کرکے دکھلا دے اس کو نجات ہے ۔ تب ہی عرب کی نجات ہوئی یعنے محمدی توحید سے نجات ہے ۔ ایرا و غیرا نتھو خیرا کی خیالی توحید سے نجات نہیں ہو سکتی ۔ اور نہ عبد الحکیمی توحید سے ۔ جب تک انسان آدم توحید حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کامل تعلق نہ پیدا کرے اور اُنکی ذات میں محو ہو کر کامل متبع نہ بن جاوے اور انہیں کو ساری اپنی دین و ایمان کا ذریعہ نہ سمجھے اور شکر گزار نہ ہو جاوے ۔ ایسے شخص کو نہ عرفان ذات الٰہی ہو سکتا ہے اور نہ کامل توحید ہی حاصل ہو سکتی ہے ۔ قرآن شریف حضرۃ محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے ہی ہم کو معلوم ہوا ہے ۔ اور جتنے الفاظ و آیات وغیرہ اس میں ہیں ۔ ان میں سے ہر ایک کا تعلق ذات مبارک آنحضرت سے ہے ۔ اگر اس میں یہ لکھا ہے کہ کوئی ہو یہودی ہو ۔ نصاریٰ ہو وغیرہ اگر وہ خدا پر ایمان لاوے گا ۔ وہ نجات پاویگا ۔ تو اُس کے یہ معنے ہوں گے ۔ کہ اس خدا پر اس طریق سے ایمان لاوے گا ۔ اور عملاً کرکے دکھلا دیگا ۔ جس کو جس طرح حضرت محمد رسول اللہ نے پیش کیا ہے ۔ (یعنی آنحضرت کے واسطے سے ایمان لائے) اور ایمان لا کر عملاً دکھا دیا ہے ۔ یعنے جب تک کہ کامل متبع سنت محمدی کا نہ ہوگا ۔ نجات نہ ہوگی افسوس ہے ۔ کہ جس توحید اور نجات پر آپ کو غرہ ہے اور آپ اس پر فخر کرتے ہیں ۔ وہ سوائے نفس پرستی اور شرک اور جہنم کے میری رائے میں اور کچھ نہیں ۔ سو آپ کو چاہیئے کہ توبہ کریں اور حق کی طرف رجوع کریں ۔ پیشتر اس کے کہ لیست التوبۃ علی کالذین الیٰ ۔ الخ کا وقت آ جاوے ۔ یاد رہے کہ ساری توحید آپ کی جاننے میں ہے ۔ جب آپ نے انبیاء و رسل و اولیاء کو خدا سے الگ سمجھا ۔ جن کی نسبت ہے کہ "اولیائی تحت ردائی" ۔ اور "ما رمیت اذ رمیت و لکن اللہ رمی" اور ان کی تعریف آپ نے غیر خدا کی تعریف سمجھے اور پھر آپ منہ سے الحمد للہ ہی کہتے رہے تو فرمائیے ۔ ع
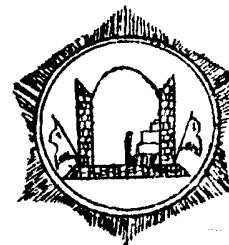
بریں عقل و دانش بباید گریست

آپ نے پڑھا ہوگا ۔ کہ ان الذین یریدون ان یتفرقوا بین اللہ و رسلہ ۔ اولٰئک ھم الکافرون ۔ یہی آپ کی توحید اور نجات ہے ۔ سو لازم ہے ۔ کہ آپ ایسی توحید سے توبہ کریں اور محمدی توحید کی طرف آ جاویں تاکہ آپ کی نجات ہو ۔

اس زمانہ میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اقدس مرزا صاحب سلمہ میں بروز کیا ہے ۔ تو اس وقت مرزائی توحید ہی محمدی توحید ہے اور اسی سے نجات ہے ۔ باقی رہے جزوی مسائل سو وہ توحید کے سمجھنے سے پیچھے انشاء اللہ سب کے سب حل ہو جاویں گے ۔

جب آپ نجات کے لائق نہیں گے اور یہی ایسی دنیا میں جنت مل جاویگی ۔ بہ فحوائے آیت ولمن خاف مقام ربہ جنتان ۔ تو پھر کاہے کو آپ اُن لوگوں سے تعلقات بڑھاویں گے ۔ جن کو یہ رتبہ قرب کا حاصل نہیں ۔ فرقان حمید میں ہے "انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا" "انما ینھکم اللہ الی آخرہ" "اذا جاءک المنافقون الخ" "انا برءٰؤا منکم و مما تعبدون من دون اللہ" "وکونوا مع الصادقین" ۔ آپ غور فرمائیے کہ دیگر مسلمان جن کا آپ اپنے خط میں ذکر کرتے ہیں ۔ اُن کی حالت کیا ہے ؟ کیا وہ مقربان الٰہی سے ہیں ۔ یا راندہ درگاہ الٰہی ؟ بظاہر نظر آتے ہیں اگر آپ کو وہ صالحین نظر آتے ہیں تو اُن سے تعلق و رابطہ بڑھائیے نہیں تو الگ رہیئے واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار رشید الدین

بلاد اسلامی

اخبار ٹائمز لکھتا ہے کہ امیر صاحب کی آیندہ سیاحت ہند کسی خاص ملکی غرض پر مبنی نہیں ہے ۔ ان میں اور ہم میں عہد و پیمان بدستور قائم رہے اور مانچوریا کی بزیمتوں ۔ موجودہ خانہ جنگی اور جاپان کے ساتھ ہمارے نئے عہد نامہ نے آیندہ پیچیدگیوں کے احتمال کو بہت کچھ کم کر دیا ہے اور انہی وجوہ سے امیر صاحب کو بھی بہ نسبت سابق بہت اطمینان ہے ۔

ریوٹر طہران سے تار دیتا ہے کہ ۲۵ مشہور لیڈر انگریزی سفارت گاہ میں جا کر پناہ گزین ہوئے ۔ اُن کا ارادہ ہے کہ جب تک شاہ کجکلاہ علماء کے مجوزہ فرمان پر دستخط نہیں کریں گے اور سابق وزیر اعظم کو ملک بدر نہیں کریں گے ۔ ہم یہاں سے نہیں ٹلیں گے ۔ طہران کے بازار بند ہیں ۔ اور عوام الناس کا سفارتخانہ پر اجتماع ہو رہا ہے

ٹرکی اور بلغاریہ کا تنازع آشتی سے فیصل ہو گیا ہے ۔ بلغاریہ نے صلح پسند رویہ اختیار کر لیا ہے ۔

مغادر واقع مراکو میں بغاوت ہو گئی ۔ قبائل قصبہ پر حملہ کر رہے ہیں ۔ فرانسیسی وزیر نے ایک کشتی جہاز اُدھر روانہ کر دیا ہے ۔ باقی دول کے قائم مقاموں نے بھی اپنی اپنی سلطنتوں کو جنگی جہاز روانہ کرنے کے لئے تار دئیے ہیں ۔ بعد کی خبر ہے کہ سرکاری افواج بھی باغیوں کے ساتھ مل گئی ہے ۔

ایران کی پارلیمنٹ ابھی تک مجوزہ ایرانی پارلیمنٹ کے قیام کی بابت مفصل حالات دنیا پر مشتہر نہیں ہوئے ۔ البتہ شاہ کے فرمان بنام وزیر اعظم سے پتہ لگتا ہے کہ مجوزہ مجلس میں اراکین خاندان شاہی سے لے کر مزدوروں تک سب کے قائم مقام لئے جاویں گے ۔ اور وہ تمام بڑے بڑے سرکاری و پبلک معاملات میں گورنمنٹ کو مشورہ دیگی اور ملک و قوم کو فلاح و بہبود کے لئے اصلاحی تجاویز پیش کریگی ۔ عدالتوں میں بدستور شرع شریف کے مطابق فیصلے ہوں گے اور حکومت کے تمام محکمے بالفعل اسی طرح برقرار رکھے جائیں گے ۔ وزیر اعظم مجوزہ پارلیمنٹ کے لئے ضوابط مرتب کر کے مجلس مذکورہ ہی کی منظوری سے انہیں نافذ کریں گے جیسا کہ امید ہو سکتی ہے ۔

انتخاب الاخبار

فرمان امیر صاحب

برضمائر اخلاص مظاہر معتبرین و منصبداران و صاحب منصبان نظامی و ملکی و خوانین و جمیع رعایائے دولت خداداد افغانستان پوشیدہ و مخفی نماناد چون سرکار والاے باشما مردم افغانستان را غمشریک و دین شریک و دولت شریک دانستہ و میدانیم و مے خواہیم کہ در ہیچ امور ملکی و ملتی شمایان ناواقف بودہ باشید۔ چنانچہ در سن گزشتہ سیلان ئیل سنہ ۱۳۲۳ھ کہ دوست محبت نشان سر لوئیس ڈین با جمعیتے از طرف دولت ہم عہد شما برائے استحکام عہدنامہ سابقہ شما بحضور انور والاے ما حاضر شدہ و استحکام مذکور را بعنوان سابق از طرفین محکم نمودیم و از برائے استحضار خاطر شمایان بطریق اختصار باطلاع دادہ بودیم کہ جمیع شما اقوام از فقرہ مذکور آگاہ خواہید بود۔ حال چون از راہ اتحاد و ہم عہدی دو ... از طرف دولت ہم عہد شما کہ دولت بہیہ برطانیہ باشد خط و مراسلہ بقسم دعوت دوستانہ ... ملاحظہ سیر و شکار علاقہ ہند برین مضمون رسید کہ چون عہدنامہ طرفین در سال گذشتہ تمام شدہ و استحکام پذیرفتہ ہرگاہ از راہ اتحاد و دوستی دولتے و ہم عہدے تشریف آور باین علاقہ شدہ۔ بعد از ملاقات دوستانہ و سیاحت ہندوستان و شکار باز گشت و مراجعت در علاقہ خود اختیار نمودہ ... لہذا چون قبول چنین دعوت و دوستے از طرف دولت و ملت ضرور مے باشد۔ لہذا دعوت شان را قبول نمودہ قبول فرمودیم۔ و وعدہ نمودیم کہ انشاء اللہ خدا بخیر در غرہ ماہ ذیقعدہ الحرام سنہ ۱۳۲۴ھ از مقام جلال آباد روانہ شدہ۔ چند یوم ادائے آن ضیافت را نمودہ بخیر بازگشت بمسکن و مقام خود انشاء اللہ تعالیٰ خوا ہد فرمودیم۔ لہذا لازم و ضرور دانستہ شمایان را ازین دعوت واقف نمودہ بسیار خاطر جمعی مے دہیم۔ کہ الحمد للہ عہدنامہ شمایان و مطالب دولتے آنچہ کہ بود در سال گذشتہ تمام شدہ این دعوت و قبولی صرف از برائے دوستی مے باشد۔ زیادہ از خداوند تعالےٰ بہر حال شمایان را مرفہ الحال خواہانم۔ فقط۔ تحریر یوم سہ شنبہ۔ سلخ ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۴ ہجری نبوی‘‘

جرمن سپاہ کی مصنوعی لڑائی جرمن سپاہ کی مصنوعی لڑائی میں کوئی انوکھی بات نہیں تھی۔ مگر سپاہ کا رویہ بہت اعلیٰ بتایا جاتا ہے۔ قیصر بہت ہی خوش ہیں۔

حالات روس (۱۶۔ ستمبر ۱۹۰۶ء لنڈن) جنرل ٹریپاف سکتہ کے مرض سے مر گیا۔

(بعد کی خبر) اوڈیسہ میں بدمعاش لوگ باشندوں کو ستا رہے ہیں۔ طلباء اور یہودیوں پہ حملے کرتے اور لوٹتے ہیں۔ پولیس کچھ نہیں کرتی۔

کیوبا میں سرکشی (۱۵۔ ستمبر) سرکاری سپاہ اور باغیوں کے درمیان ایک خونخوار لڑائی ہوانا کے قریب ہوئی۔ جس میں آخر الذکر کو شکست برداشت کرنی پڑی۔

(بعد کی خبر) مسٹر ٹیفٹ ۱۶۔ ماہ رواں کو مع اپنے نائب مسٹر بیکن کے کیوبا کو روانہ ہو گئے تاکہ تحقیقات کر کے امن قائم کریں۔ چار اور امریکن کروزر کیوبا کو روانہ ہو گئے۔

حکومت کریٹ فرانس کے صیغہ خارجہ نے شاہ یونان کے نام ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں مذکور ہے کہ دول ایک نیا ہائی کمشنر قائم کرنا چاہتی ہیں۔ اور وہ پرنس جارج کا استعفا قبول کرنے کو طیار ہیں۔

(بعد کی خبر) دول کے قنصل بیان کرتے ہیں کہ جب ہائی کمشنر کریٹ سے مستعفی ہو جائیگا۔ تو شاہ یونان ایک امیدوار نامزد کریں گے۔ جس کے واسطے دول کی منظوری حاصل کرنی پڑیگی۔

سندھ میں سیلاب بدکس راک کا بند ٹوٹ گیا ... سے قریب ... جو ...

لوگوں پر ایک آفت آگئی ہے۔ بہت سے مویشی اور بچے بھی تباہ ہو گئے ہیں۔ فصلیں برباد۔ بہت سے دیہات تباہ ہو گئے ہیں۔ انجنیئر لوگ بند باندھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک اور مقام سے بند توڑ دیا گیا ہے۔ دریائے سندھ اب طغیانی پر نہیں ہے۔ اس لئے کسی قسم کا اندیشہ نہیں ہے۔

قحط ہفتہ مختتمہ ۸ ستمبر کے اندر الہ آباد ڈویژن میں امدادی کام پر ایک ہزار اور خیراتی امداد پر ایک لاکھ ۴۲ ہزار آدمی تھے۔ آگرہ ڈویژن خیراتی امداد ۹ ہزار۔ اجمیر اور بمبئی میں علے الترتیب ۳۱۰۰ اور ۷۰۰ لو کی کمی ہوئی۔ بنگال کے ۹ ضلعوں میں غلہ کا نرخ چڑھ گیا ہے۔

طغیانی شنبہ اور یکشنبہ گذشتہ کو کانپور میں کثرت سے بارش ہوئی۔ گنگا میں طغیانی پر آئی اور کئی جھونپڑیاں بہا لے گئی۔ مگر کسی کی جان کا نقصان ہوا۔

آتشزدگی برہامو (زیر ہما) میں ایک خوبصورت نوجی مکان میں آگ لگ جانے سے پچیس ہزار کا نقصان ہوا۔

مکانوں کا گرنا ۱۳۔۱۴۔۱۵۔ ستمبر تک تین دن لگاتار بارش دن رات ہوتی رہی بارش کیا تھی۔ ایک طوفان تھا۔ شہر لاہور میں بہت سے مکانات گرے ہیں۔ ۱۶۔ ستمبر کو ایک مکان چوک وزیر خان میں گرا جس کے نیچے دو تین آدمی آ گئے۔ مگر جان سے بچ گئے۔ ٹکسالی دروازہ کے پاس بازار میں چند آدمی تاش کھیل رہے تھے ایک مکان گر پڑا جس کے نیچے سب دب گئے مگر ایک آدمی مرا اور باقی بچ گئے۔ چہالا میں ایک بھنگی کا لڑکا دب کر مر گیا۔ شہر کے مختلف حصوں میں کئی ایک آدمی زخمی ہوئے ہیں۔ (اپیہ اخبار)

طغیانی ۱۶۔ ستمبر کی صبح کو دریائے راوی میں بڑی طغیانی آئی سنا گیا ہے کہ دریا کے راستہ میں کناروں کے دیہات کو بہت نقصان جان و مال پہنچا ہے۔

سسلی میں زلزلہ جزیرہ سسلی واقعہ بحیرہ روم میں زلزلہ کے سخت جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں۔ پالرمو کے باشندے سخت دہشت زدہ ہو کر میدان میں خیمہ زن ہو گئے ہیں۔

بدر

یکم شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

اگر میں ہوتا

سکول کے بچے جب روز کی سبق خوانی سے تنگ آیا کرتے ہیں۔ تو آپس میں مل کر باتیں کرتے ہوئے ایک ان میں سے کہتا ہے۔ کہ اگر میں ہیڈ ماسٹر ہوتا۔ تو مدرسہ میں بہت سی رخصتیں دیا کرتا۔ مگر بسا اوقات وہی بچے جب اُس سن کو پہنچتے ہیں کہ وہ سکول کے ہیڈ ماسٹر ہوں یا ہو سکیں۔ تو وہ رخصتیں دینے کے معاملہ میں پرانے ناظموں سے بھی بڑھ کر حکمت بجز بخل کی اس موقعہ پر بفیہ بھی موصوف نظر آتے ہیں۔ یہ تو بچوں کی اگر ہے۔ جو کہ ایک نادانی کے زمانہ کی خواہش اور نتیجہ ہے اور زمانہ اور تجربہ اس کی رفتہ رفتہ اصلاح کر دیتا ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل ایک بڑوں کا اگر ہے۔ جو اپنی گذشتہ غفلتوں اور نالائقیوں کو یاد کر کے ایک شخص کہتا ہے کہ اگر میں اس وقت بچہ ہوتا تو اپنی تعلیم اور تربیت کا یہ سامان کرتا۔ اور وہ سعی کرتا۔ یہ ہر دو اگر ناممکن الحصول اور ناقابل وصول ہیں۔ یہ بچہ بڑوں کی جگہ پا سکتا ہے اور نہ بڑا واپس بچہ بن سکتا ہے

پھر ایک اگر رعیت کے مفلس تلاش فرد کے موجود ہیں۔ جو اپنے حقہ نوشوں کی مجلس میں بیٹھ کر وزرا اور مدبران سلطنت کے کاموں پر نکتہ چینی کرتے ہوئے رائے زنی کرتا ہے کہ اگر میں حاکم وقت ہوتا۔ تو فلاں قانون کی میں یہ ترمیم کرتا اور رعایا کے ساتھ اس طرح سے نیک سلوک کرتا۔ کہ نوشیروان عادل سے بھی بڑھ جاتا۔ وہ نہیں جانتا کہ سلطنت کی حکمتیں ہر ایک معاملہ میں کیا ہیں اور ناظمان حکومت کو کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ اگر بھی بہت کچھ ناواقفی اور بے جا خواہشات کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اس قسم کے بہت سے اگر دنیا میں ہر قسم کے اشخاص کی زبان پر ہر زمانہ میں ہوا کرتے ہیں۔ جن میں سے بعض محض نادانی کی خواہشوں کے سبب سے ہوتے ہیں اور بعض بے فائدہ حرص کے پیچھے لگنے کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر اس کے بالمقابل ایک اگر ایسا بھی ہے۔ جو ممکن الحصول ہے اور نیک نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ اُس اگر کہنے کے وقت انسان کے ظاہری الفاظ اندرونی معانی بھی رکھتے ہوں اور انسان نیک نیتی کے ساتھ اور دل و جان کے ساتھ یہ چاہتا ہو۔ کہ اُس بات کو پورا کرے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے۔ کہ بعض لوگ جب انبیاء کے حالات کو سنتے ہیں اور اُن کے واقعات پڑھتے ہیں۔ کہ مخالفوں نے ان کے ساتھ کیسی کیسی بدسلوکیاں کیں۔ اور صرف چند غریب لوگ ان کے ساتھ ہوئے۔ جن کے سوائے باقی سب اُن کو دُکھ دینے کے درپے ہوئے اور ہر طرح سے ان کو ایذا پہنچائی۔ تو ایسی بات کو سُن کر بہت لوگوں کے آنسو بہ سبب رقت کے باہر آ جاتے ہیں۔ اور وہ مخالفان انبیاء کو ملامت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ کاش! اگر میں اُس زمانہ میں ہوتا۔ تو اپنا تمام مال اور اولاد بلکہ اپنی جان بھی اُس نبی پر قربان کر دیتا اور اس کے مخالفوں کا استیصال کرتا۔ یہ ایک نیک خواہش ہے اور انسان کے واسطے اُس کی نیک نیتی کا نتیجہ ہے لیکن بسا اوقات دیکھا گیا ہے۔ کہ اس قسم کا اگر کہنے والے صرف زبانی جمع خرچ تک اپنے دعوے کو محدود رکھتے ہیں۔ اور اگر اُن کو کوئی اس قسم کا موقعہ پیش آ جاوے۔ جہاں کہ اس دعوی کی تصدیق کا ذریعہ پیدا ہو۔ تو اس وقت اپنے کہنے کے بالکل برخلاف ہو کر بجائے دوستی کے دشمنی کا دم بھرتے ہیں اور ایک ایسی اُلٹی راہ اختیار کرتے ہیں۔ کہ انسان حیران ہو جاتا ہے۔ کہ کیا یہ وہی شخص نہیں جو نیکی کے اتنے بڑے دعوی کرتا تھا۔ اور نیکوں کا ساتھ دینے کی ایسی دلی خواہش رکھتا تھا۔ جب سے دنیا میں انبیاء اور اولیاء اور مصلحین کا سلسلہ شروع ہوا ہے اور جہاں تک ان کی تاریخ ہمارے سامنے موجود ہے آج تک یہی دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعثت انبیاء کے وقت لوگوں کے دو گروہ ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہونے والے آدمی غریب قلیل التعداد اور ایسے اشخاص ہوتے ہیں جن میں کوئی متکبرانہ دعوے نہیں ہوتے بلکہ حلیمی اور مسکینی سے اپنی زندگی گذارنے والے ہوتے ہیں۔ اور اُن کے بالمقابل مخالفت کرنیوالے وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو علم و فضل کے بڑے مدعی ہوتے ہیں اور بڑے بڑے اگر بولا کرتے ہیں۔ کہ اگر میں ہوتا۔ تو ایسے ایسے کار نمایاں کر دکھاتا یہودیوں کے بڑے مولوی لمبے چغے پہنے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ شور مچایا کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت موسےٰ کے زمانہ میں ہوتے۔ تو اُس نبی کی ایسی مدد کرتے۔ کہ تمام بنی اسرائیل سے بڑھ جاتے اور فرعون کا اس کے دربار میں ہی ایسا مقابلہ کرتے کہ اپنی جان پر کھیل کر اُس مردود کو ہلاک کر دیتے یہ ان کے دعوے تھے مگر جب انہیں اِس دعوی کی تصدیق کا موقع دیا گیا اور اُن کے درمیان ایک نبی موسےٰ کی مانند توریت کی پیشگوئی کے مطابق بھیجا گیا۔ تو انہوں نے فرعون سے بڑھ کر اس کے بالمقابل اپنی سختی کا ہاتھ دکھایا اور دین و دنیا میں ملعون اور مغضوب علیہم کا لقب حاصل کیا۔ ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد بہت سے اولیاء امت کے ساتھ علماء زمانہ نے باوجود اپنے دعووں کے بڑے بڑے ظلم روا رکھے۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو شہر سے نکلوایا گیا۔ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی پر کفر کا فتوی لگایا گیا۔ حضرت مجدد الف ثانی کو قید کیا گیا۔ غرض کسی کے ساتھ کم نہ گزری یہاں تک کہ یہ زمانہ آ گیا۔

اِس زمانہ کے اگر والوں کے واسطے بھی خداتعالیٰ نے ایک موقعہ عظیم الشان پیدا کیا ہے کہ خدا کی توفیق عطا ہو تو انسان اُن درجات کو اس کے فضل سے حاصل کر سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے خدام کو حاصل تھے کیونکہ خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق صدی کے سر پر ایک امام پیدا کیا ہے جو کہ ایک بڑے فتنہ کی بیخکنی کیواسطے خدا کی طرف سے مامور ہو کر آیا ہے اس کی صداقت کا ثبوت آسمان نے کسوف اور خسوف نے ماہ رمضان میں دیا ہے اور زمین نے طاعون اور زلزلے کے ساتھ اس کی شہادت ادا کی ہے۔ خداتعالیٰ نے اُسکی سچائی کے ثبوت میں ہزاروں نشان دکھلائے وہ اسلام کی زندگی دنیا پر ثابت کرنے کیواسطے کھڑا ہوا ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس کا ساتھ دیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ بڑے بڑے دعوے کرتے تھے۔ کہ اگر ہم حضرت رسول کریم کے زمانہ

بدر منور

یکم ۔ شعبان ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۰۶ء

درس قرآن شریف

تفسیر سورۂ تبت

گذشتہ اشاعت سے آگے

وامرأتہ حمالۃ الحطب ۔ اور اُس کی جورو اُٹھانیوالی لکڑیوں کی ۔ ابولہب کی جورو کا نام ام جمیل تھا حرب کی بیٹی تھی ۔ اور ابو سفیان کی بہن آنحضرت کے ساتھ عداوت اور بغض میں اپنے خاوند کی طرح تھی ۔ ہمیشہ آپ کو دکھ دینے کے درپے رہتی تھی ۔ اس آیت شریف میں اس کے خاوند کا نام ابولہب اور اس کا نام حمالۃ الحطب ایک عجیب صنعت ہے ۔ جو اپنے اندر حقیقی اور لطیف معانی رکھتے ہیں ۔ اس کے خاوند کی عادت تھی ۔ کہ لوگوں کو آن حضرت کے برخلاف جنگ و جدال پر آمادہ کرتا رہتا تھا ۔ لہب سے مراد شعلۂ آتش جنگ ہے ابولہب وہ شخص ہے ۔ جو جنگ پر لوگوں کو برانگیختہ کرتا ہے ۔ حمالۃ الحطب ۔ لکڑیوں کے اُٹھانیوالی وہ ہے ۔ جو اُس شعلہ کو بھڑکانے کے واسطے اُس میں ایندھن ڈالتی رہتی ہے ۔ اس عورت کی عادت تھی ۔ کہ ہر جگہ جھوٹی باتیں بنا کر آن حضرت کے برخلاف مخالفت کی آگ کو بھڑکاتی رہتی تھی سخن چینی کے ذریعہ سے مخالفت کی آگ کا بھڑکانا اس کا پیشہ تھا ۔ اور اُسی آگ میں وہ خود بھی مع اپنے خاوند کے ہلاک ہوئی ۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے ۔

میان دو کس جنگ چون آتش است
سخن چین بدبخت ہیزم کش است
کنند این و آن خوش دگر بارہ دل
وے اندر میان کور بخت و خجل
میان دو کس آتش افروختن
نہ عقل است خود در میان سوختن

حمالۃ الحطب تمشی بالنمیمۃ ۔ حمالۃ الحطب وہ ہے ۔ جو چغل خوری کرتی پھرتی ہے ۔ کہتے ہیں اس کی عادت تھی ۔ کہ گھر میں جلانے کے واسطے لکڑیاں خود جنگل میں جاکر چنتی تھی اور اکٹھی کرکے خود اُٹھا کر لاتی تھی ۔ اس واسطے بھی اس کا نام حمالۃ الحطب تھا اور آنحضرت کے ساتھ ایسی دشمنی رکھتی تھی کہ جنگل سے کانٹے اور خس و خاشاک اکٹھے کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر اور آپ کے راستہ میں بچھا دیتی تھی ۔ تاکہ آپ کو تکلیف پہنچے اور رات کو جب آپ نماز کے واسطے باہر جائیں ۔ تو آپ کو کانٹوں کے سبب تکلیف ہو ۔ لکھا ہے ۔ کہ جب یہ سورۃ نازل ہوئی اور اس کو خبر لگی کہ میرے اور میرے خاوند کے حق میں اس قسم کے الفاظ آنحضرت نے سنائے ہیں ۔ تو بڑی شوخی اور بے باکی کے ساتھ ایک رسی ہاتھ میں لئے آن حضرت کے پاس آئی اور اس طرح کہتی آئی تھی ۔ مذمما ابینا ۔ و دینہ قلینا ۔ وامرہ عصینا ۔ ہم نے ایک مذمت کئے گئے کا انکار کیا اور اس کے دین کو ہم نے ناپسند کیا اور اس کے حکم کی ہم نے نافرمانی کی ۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن نابکار بجائے محمد کے مذمم کہا کرتے تھے ۔ محمد کے معنے ہیں ۔ تعریف کیا گیا اور مذمم کے معنے ہیں مذمت کیا گیا ۔ نابکار دشمن ہمیشہ اس قسم کی شرارتیں کیا کرتے ہیں جیسا کہ آجکل کے بیوقوف مخالفوں نے لفظ قادیانی کو کادیانی لکھ کر ایک احمقانہ خوشی اپنے واسطے پیدا کر لیتے ہیں ۔ مگر ایسی باتوں سے کیا ہو سکتا ہے ۔ جس کو خدا تعالیٰ عزت دینا چاہتا ہے ۔ اُس کو ذلیل کرنے کے واسطے کوئی ہزار ناک رگڑے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا غرض اس قسم کے الفاظ بولتی ہوئی وہ آنحضرت کی طرف آئی ۔ آگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکرؓ بیٹھے ہوئے تھے ۔ صدیقؓ کو خوف ہوا کہ یہ شریر عورت ہے اور بے طرح غضب کے طور پر غصہ میں ہے ۔ کچھ اذیت نہ دے ۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم تسلی رکھو وہ مجھے نہ دیکھ سکیگی ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اُس کی نظر حضرت ابوبکر پر پڑی اور آنحضرت کو اُس نے نہ دیکھا اور حضرت ابوبکر سے پوچھنے لگی کہ مجھے خبر لگی ہے کہ تیرے دوست نے میری ہجو کہی ہے ۔ صدیق اکبر نے فرمایا نہیں اُس نے تیری ہجو نہیں کہی (ہجو سے مراد شاعرانہ ہجو ہے ۔ جو شاعر لوگ کسی دشمن کی کہا کرتے ہیں) اور حضرت صدیق نے سچ کہا کیونکہ سورۂ تبت تو کلام خدائے علیم و حکیم ہے نہ کہ کلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یہ سُنکر وہ واپس چلی گئی اور کہتی تھی کہ قریش جانتے ہیں کہ میں تو ان کے سردار کی بیٹی ہوں بھلا میری ہجو کس طرح سے کوئی کر سکتا ہے

فی جیدھا ۔ اس کی گردن میں ۔ جید معنے گردن

حبل ۔ رسی

مسد ۔ بٹی ہوئی کسی قسم کی بٹی ہوئی رسی ۔ پوست کھجور کی ہو ۔ یا چمڑے کی ہو ۔ یا لوہے کی ہو ۔ غرض بٹی ہوئی ہو ۔ ہر قسم کی بٹی ہوئی رسی کو مسد کہتے ہیں ۔ فی جیدھا حبل من مسد ۔ اس کی گردن میں بٹی ہوئی رسی ہے ۔

یہ اس عورت کی صورت ظاہری کا نقشہ ہے جبکہ وہ جنگل سے کانٹے وغیرہ ۔ اکٹھے کرکے لاتی تاکہ حضرت کے راہ میں بچھا دے ۔ تو اُن کا گٹھا رسی سے باندھ کر پشت پر رکھتی اور رسی اس کی گردن میں سے ہو کر اس کو پکڑے ہوئے ہوتی ۔ وہی کانٹے اور وہی رسیاں بالآخر اس کے واسطے ہلاکت کا موجب ہوئیں ۔ اور جہنم کے زنجیر اس کے گلے میں پڑے ۔ جیسا کہ لیکھرام جس بدزبانی کے ساتھ حضرت رسول کریم صلی اللہ کے حق میں طعن کی چھری چلاتا تھا ۔ وہ چھری ظاہری شکل اختیار کرکے اس کے پیٹ میں بھونکی گئی اور جس طعن کے ساتھ شریر لوگ مسیح موعود کے حق میں بدزبانی کرتے تھے ۔ وہی طعن طاعون کی شکل اختیار کرکے اُن کے گلے کا ہار ہوا ۔ لکھا ہے کہ ایک دفعہ یہ عورت اسی طرح لکڑیوں کا بڑا گٹھا اُٹھا کر جنگل سے لاتی تھی ۔ راستہ میں ایک پتھر پر گٹھا ٹکا کر اور پشت لگا کر آرام لینے کے واسطے ٹھہر گئی تو وہی گٹھا پتھر سے نیچے کھسک کر لٹکنے لگا ۔ اس کے بوجھ سے گردن کی رسی سخت ہو کر اُسے جہنم واصل کر گئی ۔ ایسی بدکاروں کا یہی انجام ہوتا ہے ۔ خواہ وہ اپنے ملک اور قوم میں معزز ہی ہوں ۔ مگر اللہ تعالےٰ کے رسول کی عداوت انسان کو سخت نقصان میں ڈال دیتی ہے اور اگلے پچھلے تمام عمل ضائع ہوتے ہیں ۔

اس سورہ شریف میں ابولہب اور اس کے تمام کنبے کے متعلق پیش گوئی ہے ۔ اس کے متعلق اس کے بیٹے کے متعلق اُس کی بیوی کے متعلق اُس

مال واسباب کے متعلق قدرت خدا یہ سب پیشگوئیاں اپنے وقت پر ایسی پوری ہوئیں۔ کہ آج تک ایک زبردست نشان کے رنگ میں دنیا کے سامنے ایک نقشۂ عبرت کھینچ رہی ہیں۔ خود اس زمانہ میں بھی خداتعالےٰ نے اس قسم کے قہری نشانات کی بہت سی مثالیں قائم کر دی ہیں جن میں سے ایک لیکھرام کا نشان ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں بہت ہی نالائق اور ناپاک کلمات بولا کرتا تھا۔ اور حضرت مرزا صاحب کے حق میں پیشگوئی کی تھی۔ کہ یہ تین سال کے اندر ہیضہ سے مر جائینگے۔ اور بدگوئی میں اور گالیاں دینے میں حد سے بڑھا ہوا تھا۔ خداتعالیٰ نے ان تمام گالیوں اور بدگوئیوں کو ایک خنجر کی شکل میں واپس اس کے پیٹ میں بھونک دیا۔ جہاں سے کہ وہ نکلی تھیں

اس آیت شریف کے شان نزول میں یہ اتفاق ہے۔ کہ وہ ابولہب کی گالیوں اور ایذار کے مقابلہ میں نازل ہوئی تھی۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہلاکت کی بد دعا کیا کرتا تھا۔ گو اس امر میں کسی قدر اختلاف ہے۔ کہ آیا یہ آیت اسی بات پر نازل ہوئی۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قبائل کو جمع کیا اور انہیں خدا کے عذاب سے ڈرایا۔ تو اس وقت ابولہب نے جھنجھلا کر کہا کہ تجھ پر ہلاکت ہو۔ کیا اسی واسطے تو نے ہمارا سارا دن خراب کیا ہے۔ کوہ صفا کے نظارے کو اس زمانہ کے شاعر خواجہ الطاف حسین حالی صاحب نے اچھے پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔ وہ لکھتے ہیں۔

وہ فخر عرب زیب محراب ومنبر
تمام اہل مکہ کو ہمراہ لے کر
گیا ایک دن حسب فرمان داور
سوئے دشت اور چڑھ کے کوہ صفا پر
یہ فرمایا سب سے کہ اے آل غالب
سمجھتے ہو تم مجھ کو صادق کہ کاذب

کہا سب نے قول آج تک کوئی تیرا
کبھی ہم نے جھوٹا سنا اور نہ دیکھا
کہا گر سمجھتے ہو تم مجھ کو ایسا
تو باور کرو گے اگر میں کہوں گا
کہ فوج گراں پشت کوہ صفا پر
پڑی ہے کہ لوٹے تمہیں گھات پا کر

کہا تیری ہر بات کا یہاں یقین ہے
کہ بچپن سے صادق ہے تو اور امین ہے
کہا گر مری بات یہ دلنشین ہے
تو سن لو خلاف اس میں اصلا نہیں ہے
کہ سب قافلہ یہاں سے ہے جانیوالا
ڈرو اس سے جو وقت ہے آنے والا

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن دل میں سب کے لگا دی
اک آواز میں سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت وجبل نام حق سے

بعض کا قول ہے۔ کہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اقوام کو جمع کیا اور ان کی ضیافت کی۔ اور ان کے سامنے کھانا رکھا۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم میں سے تو ہر ایک ایک پوری بکری کا گوشت کھانے والا ہے یہ تو نے کیا ہمارے سامنے رکھا ہے عرب میں قاعدہ تھا۔ کہ دعوت کے وقت ہر شخص کے سامنے بہت سا کھانا رکھا جاتا تھا۔ اور اس میں ایک عزت سمجھی جاتی تھی۔ اس کے مطابق انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر اعتراض کیا کیونکہ آنحضرت ہر امر میں سادگی پسند تھے۔ اس واسطے ان کو کہا گیا کہ تم کھانا تو شروع کرو۔ جب انہوں نے کھانا شروع کیا۔ تو خداتعالےٰ نے اس تھوڑے سے کھانے میں ایسی برکت ڈالی۔ کہ وہ سب سیر ہو گئے اور کھانا بہت سا بچ بھی رہا۔ جب کہ وہ کھانے سے فارغ ہوئے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی طرف دعوت کی۔ تب ان میں سے ابولہب بولا کہ اچھا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو میرے لئے کیا ہوگا۔ آنحضرت نے فرمایا۔ جو کچھ دوسرے مسلمانوں کے لئے ہوگا۔ وہی تیرے لئے ہوگا۔ تب اس نے کہا۔ کیا مجھے دوسروں پر فضیلت نہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ فضیلت کس بات کی۔ تب اس نے جواب دیا۔ کہ تباً لھذا الدین یستوی فیہ انا وغیری۔ خراب ہو وہ دین جس میں دوسرے میرے برابر ہو جاویں

ایسا ہی ایک دفعہ چند لوگ باہر سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سنکر آپ کی زیارت کیواسطے مکہ معظمہ میں آئے۔ تو ابولہب انکو راستہ میں مل پڑا اور کہنے لگا کہ تم اس کے پاس کیا جاتے ہو۔ وہ تو ساحر ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا کہ کچھ ہی ہو۔ ہم تو اب ضرور ان سے ملکر جاویں گے۔ جب وہ لوگ باوجود اس کی بڑی کوشش کے آنحضرت کے پاس چلے گئے اور اسکی بات نہ مانی۔ تو وہ کہنے لگا۔ انا لم نزل نعالجہ من الجنون فتبا لہ وتعسا۔ ہم تو ہمیشہ اس کا علاج کرتے ہیں۔ کہ اس کا جنون دور ہو جاوے۔ اس پر ہلاکت اور افسوس ہو۔ ان لوگوں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جا کر سنا دی۔ جس کے سبب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حزن پہنچا۔ الغرض کوئی بھی موقعہ ابولہب کی شرارت اور شقاوت کا ہوا ہو۔ بہرحال یہ سورہ شریفہ اسی کے متعلق نازل ہوئی تھی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا فرمایا کرتے ہیں۔ کہ کفار کا وجود بھی بہت فایدہ دیتا ہے کیونکہ جب کفار خداتعالیٰ کے نبی کو دکھ دیتے ہیں اور اس کو ہر طرح سے ستانے پر کمر باندھتے ہیں۔ تو خداتعالےٰ کوئی نہ کوئی نشان دکھا دیتا ہے۔ اور قرآن شریف کے اکثر حصے کے نزول کے باعث بھی کفار ہی تھے ورنہ سارے لوگ حضرت ابوبکرؓ ہی کی طرح آمنا وصدقنا کہنے والے ہوتے۔ تو اس قدر آیات اور نشانات کہاں نازل ہوتے۔

اس سورہ شریف میں کفار کے سرداروں میں سے ایک کو لیا گیا ہے اور نام ذکر کیا گیا ہے۔ مگر دراصل اس میں تمام کفار کے سرداروں کی ہلاکت کی طرف اشارہ ہے۔ جو آنحضرت کے بالمقابل کھڑے ہوئے تھے۔ اور آپ کی مخالفت میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہاتھ بڑھاتے تھے۔ خداتعالےٰ نے ان سب کو ہلاک کیا اور دین و دنیا میں خائب وخاسر کر دیا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک

شعر و سخن

غصہ میں بھرا ہوا خدا ہے — جاگو ابھی فرصت دعا ہے
تم کہتے ہو ہم امن میں ہیں اور — منہ کھولے ہوئے کھڑی بلا ہے
ڈرتے نہیں کچھ بھی تو خدا سے — اے قوم یہ تجھ کو کیا ہوا ہے
معمور خدا سے دشمنی ہے — کیا اس کا ہی نام اتقا ہے
گمراہ ہوئے ہو باز آؤ — کیا عقل تمہاری کو ہوا ہے
موسےٰ کے غلام تھے مسیحا — ہاں ان سے ہمارا کام کیا ہے
اک رہبر راہ دین احمدؐ — واللہ غلام مصطفےٰ ہے
کس طرح سے ابن مریم آئے — مدت ہوئی وہ تو مر چکا ہے
اب اور کا انتظار ہے لغو — جو آنا تھا وہ تو آ چکا ہے
جس کو ہے کیا خدا نے معمور — یہ اُس سے تمہیں لگاڑ کیا ہے
کیوں بھولے ہو دوستو! ادہر آؤ — اک مرد خدا پکارتا ہے
باز آؤ شرارتوں سے اپنی — کچھ تم میں اگر بوئے وفا ہے
ورنہ ابھی غافلو تمہارے — آئے گا وہ آگے جو کیا ہے
تقدیر نے جو کیا مقدر — قسمت میں تمہاری زلزلا ہے
وہ دن کہ جب آئے گی مصیبت — نظروں تلے میرے گھومتا ہے
حیرانی میں ایک دوسرے سے — اُسدن یہ کہیگا میں ا یہ کیا ہے
چکھیں گے مزا عذاب کا جب — جانینگے کہ ان کو لی خدا ہے
پھر بھی پکار اُٹھیں گے اُسدن — ان کا فردن کی یہی سزا ہے
اے قوم خدا کے واسطے تو — بتلا کہ جو تیرا مدعا ہے
حق سے بنے کر دیا ہے معمور — طاعت میں اب اُسکی عذر کیا ہے
اللہ سے عفو مانگو تم جو — دیتا ہے اُسے جو مانگتا ہے
محمود خدائے عز وجل سے — ہر وقت یہی میری دعا ہے
اُس شخص کو شاد رکھے ہر دم — جو دین قوم پر فدا ہے
اور اُس کو گرائے ظلمتوں میں — جو شخص کہ کفر میں پھنسا ہے

وصیت

(۱) مین گلاب خان ولد تراب خان قوم پٹھان ساکن قصبہ کراولی ضلع مین پوری - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور اُن کا مرید ہون اور پیرو ہون۔

(۳) مین اقرار کرتا ہون کہ جتنے رسالہ الوصیۃ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے [illegible] ۱۹۰۵ء کو شائع ہوا ہے - تمام [illegible] کیا ہے - اور ان ہدایات کا جو اس مین درج ہیں - پابند ہون اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو رسالہ الوصیت کے بعد حضرت مسیح موعود کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقعہ قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکورہ کے متعلق شائع ہوئے - یا آیندہ ہون گے - مین اُن تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثا میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط اور قواعد شرائط مشتہرہ انجمن مذکورہ کے معاملہ وصیت ہذا مین پابند رہین گے -

(۴) میری جائیداد جو اس وقت صرف مبلغ چارسو پچاس روپیہ نقد سیونگ بنک مین بطور رقم ضمانت جمع ہے - اور عرصہ چھ ماہ تک بشرط زندگی انشاء اللہ تعالےٰ پورے مبلغ پانسو روپیہ ہو جاوین گے - مین آج کی تاریخ سے اس رقم کے دسوین حصے کے متعلق یہ وصیت کرتا ہون - کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو براے اشاعت اسلام دیا جاوے - اور اگر میری وفات کے پہلے میری زوجہ کا انتقال ہو جاوے - تو نصف حصہ رقم جمع شدہ بطور ضمانت صدر انجمن احمدیہ قادیان کو براے اشاعت اسلام دینا چاہئیے۔

(۵) مین اقرار کرتا ہون - کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین کوئی جائداد مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ پیدا کرون - یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ماسوائے جائداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جائداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق مین وصیت مین کیا ہے - مین ایسی جائیداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکورہ کو اطلاع دیتا رہون گا۔

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے - اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکورہ جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے دارالامان قادیان مین پہنچائی جاوے - اور وہان کارپردازان مقبرہ بہشتی کے سپرد کیجاوے۔

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے - کہ میری تجہیز و تکفین اور میری لاش کو قادیان شریف پہنچانے اور دفن کرنے کے متعلق جس قدر خرچ اخراجات ہون - ان اخراجات کے متکفل یہ میری جائیداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم اور پنجم مین کیا ہے ہرگز نہین - ان اخراجات کا حسب مشورہ کارپردازان مقبرہ بہشتی اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو انجمن مذکور کے حوالہ کر دون گا - جس کا اعلان انجمن مذکور کی طرف سے میں کرا دون گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا - اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئے - تو میری دیگر متروکہ جائیداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہو گی ان اخراجات کی متکفل ہو گی - اور میرے ورثاان اخراجات کے ادا کرنے کے ذمہ دار ہون گے - جو میری روح کی نجات کا باعث ہونگی اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے۔

(۸) یہ بھی اقرار کرتا ہون - کہ مین نے یہ وصیت صرف ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین - میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے تو اس صورت مین بھی میری وصیت جو مین نے اپنی جائیداد کے متعلق جس کا ذکر فقرہ ۱۴ و ۱۵ مین کیا گیا ہے درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری لاش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک کارپردازان مقبرہ بہشتی اجازت نہ دین میری لاش اور جگہ دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر دفن کر سکتے ہین -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ ۸ میری لاش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو جو اخراجات متعلق انتقال لاشی مین جمع کرا چکا ہون گا - یا میری جائیداد متروکہ سے وصول ہوئے تھے - اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا بلکہ انجمن کو ہوگا۔

العبد

گلاب خان سب پوسٹ ماسٹر شہر راول پنڈی

گواہ شد دُنی چند سنگرزر راولپنڈی - گواہ شد چرنداس ساکن راولپنڈی

گواہ شد - محبوب خان ولد گلاب خان طالب علم سکول راولپنڈی

وصیّت

مین مسمی غلام نبی ولد جانن شاہ قوم شیخ ساکن ماہل پور تحصیل گڈھ شنکر ضلع ہوشیار پور کا ہون - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۶ ماہ فروری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو۔

(۲) مین اقرار کرتا ہون - کہ مین نے رسالہ الوصیتہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے بتاریخ ۲۴ - دسمبر ۱۹۰۵ء شائع ہوا ہے تمام و کمال پڑھ لیا ہے - مین ان ہدایات کا جو اس مین درج ہین - پابند ہوں اور ایسا ہی مین ان تمام ہدایات اور ضوابط کا اور قواعد کا بھی پابند رہون گا - جو الوصیت کے بعد حضرة مسیح موعود کی طرف سے یا ان کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بہشتی مقبرہ واقع قادیان کے متعلق یا دیگر اغراض انجمن مذکور کے متعلق شائع ہوئے یا آیندہ ہون گے - مین ان تمام کا اور ایسا ہی میرے ورثاء میرے بعد ان تمام ہدایات و ضوابط و قواعد و شرائط مشتہرہ انجمن مذکور کے وصیت ہذا مین پابند رہین گے -

(۳) مین اقرار کرتا ہوں کہ مین حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہون اور ان کا مرید اور پیرو ہون -

(۴) میری اس وقت کوئی جائداد نہین ہے لیکن مبلغ دس روپیہ ماہوار کا سررشتہ تعلیم مین مدرس ہون اپنی آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ مبلغ ایک روپیہ ماہوار چندہ سلسلہ احمدیہ کی امداد مین یعنی ۱۲ لنگر خانہ مین اور ۴ ماہوار چندہ سکول جیسا کہ پہلے کتر مین دیتا تھا دیتا رہون گا - اور میرے مرنے کے بعد میرے ورثہ کی ۱/۱۰ حصہ کی انجمن مذکور مالک ہوگی -

(۵) مین اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جائداد پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد میری متروکہ ثابت ہو تو ایسی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ کے متعلق بھی میری وصیت ہے - جس کا مفصل ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ وصیت مین کیا ہے - مین ایسی جائداد کی وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو اطلاع دیتا رہونگا

(۶) مین یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد میرا جنازہ احمدی جماعت پڑھے اور اگر مین قادیان مین فوت نہ ہون تو احمدی جماعت میری لاش ایک صندوق مین بند کر کے حسب ہدایات انجمن مذکور جو اب شائع ہو چکے ہین یا آیندہ شائع ہون گے دار الامان قادیان مین پہنچائی جاوے اور وہاں مجلس کارپردازان مصالح قبرستان کے سپرد کی جائے -

(۷) میری یہ بھی وصیت ہے - کہ میری تجہیز و تکفین اور میری نعش کو قادیان شریف پہنچانے اور وہان دفن کرنے کے متعلق جس قدر اخراجات ہوں ان اخراجات کی متکفل میری جائداد وصیت کردہ جس کا ذکر مین نے فقرہ چہارم و پنجم مین کیا ہے ہرگز نہیں بلکہ ان اخراجات کا حسب مشورہ مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اندازہ کر کے مین رقم اخراجات کو مجلس مذکور کے حوالے کرون گا - جس کا اعلان مجلس مذکور کی طرف سے مین کرا دون گا اور اگر ان اخراجات کے لئے مین کوئی رقم اپنی زندگی مین الگ نہ کر سکا اور ایسا ہی اگر وہ رقم ادا کردہ اصلی اخراجات سے کم ہوئی - تو میری دیگر متروکہ جائداد جس مین یہ وصیت کردہ جائداد شامل نہ ہو گی ان اخراجات کی متکفل ہوگی - اور میرے ورثاء ان اخراجات کے ادا کرنے کے وقت ملزم ہوں گے - جو میری روح کی نجات کا باعث ہوں گے اور میرے پسماندگان ان اخراجات کو اہم اور جائز ضرورت شرعی سمجھین گے -

(۸) مین یہ بھی وصیت کرتا ہون کہ مین نے یہ وصیت ابتغاءً لوجہ اللہ کی ہے - اور اگر حالات آیندہ کے ماتحت جن کا مجھے اس وقت علم نہین - میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکے - تو اس صورت مین بھی میری یہ وصیت جو مین نے اپنی جائداد کے متعلق کی ہے اور جس کا ذکر فقرہ نمبر ۴ و ۵ مین کیا ہے - درست اور قائم رہے گی - لیکن یہ ضروری ہوگا کہ میری نعش کو مقبرہ بہشتی مین پہنچانے کی کوشش کی جاوے اور جب تک مجلس کارپرداز مصالح قبرستان اجازت نہ دے - میری نعش اور کہین دفن نہ کی جاوے - البتہ امانت کے طور پر کسی اور جگہ دفن کی جا سکتی ہے -

(۹) یہ کہ اگر حسب فقرہ نمبر ۸ میری نعش مقبرہ بہشتی مین دفن نہ ہو سکی تو جو اخراجات متعلق انتقال نعش جمع کرا چکا ہون گا یا میری جائداد متروکہ سے وصول ہوئی تھی - اس کو بھی وصول کرنے اور خرچ کرنے کا اختیار میرے ورثاء کو نہ ہوگا - بلکہ مجلس کو ہوگا -

العبد

غلام نبی مذکور ماہل پوری حال مدرس بہبووال تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور بقلم خود - نشان انگوٹھا

گواہ شد - علی احمد ولد امام الدین قوم آوان ساکن بہبووال بقلم خود - نشان انگوٹھا -

گواہ شد - عزت علی ولد سبحان علی نمبردار قوم آوان ساکن بہبووال - بقلم خود نشان انگوٹھا

رسید زر

۲۳ - اگست ۱۹۰۶ء - ۹۳۴ فضلدین صاحب — ع/۱۲

۲۴ - " " - ۶۲۴ - فضلدین صاحب — ع/۱۲

۲۷ - " " - ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب — سے/

۲۷ - " " ۹۳۳ مرزا اکرم بیگ صاحب — ع/۱۲

۲۷ - " " ۵۰۳ - محمد میر صاحب — ع/۱۲

۲۷ - " " ۷۲۲ - میان عبد اللہ صاحب — چہ/۶

۲۸ - " " ۱۱۰۸ - باقر علی خان صاحب — ع/۱۲

۳۰ - " " ۱۱۹۲ - فیض محمد صاحب — ع/۱۲

۳۱ - " " ۷۵۲ - اللہ رکھا صاحب — عہ/

خریداران بدر کیواسطے دو رعائتوں کا مجموعہ

ایک سو چھتیس برس کی جنتری

(۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک)

حکام اور اہل کاران عدالت ہائے دیوانی و فوجداری۔ سب رجسٹروں۔ وکیلوں۔ مختاروں۔ عرائض اور اپیل نویسوں۔ رئیسوں۔ تاجروں۔ ساہوکاروں۔ زمینداروں اور اہل مقدمات کو گذشتہ سالوں کی تاریخیں اور اُن کیمطابق دوسرے مروّجہ سنوں کی تاریخیں دریافت کرنیکیلئے جو سرگردانیاں اور دقتیں پیش آتی تھیں اور وقت ضائع ہوتا تھا اس کا تدارک یہ کیا گیا ہے کہ ہمنے ایک سو چھتیس گذشتہ کی جنتری بڑی محنت اور صرف زر کثیر سے بہت عمدہ اعلیٰ سفید کاغذ پر خوشخط اور مفصل چھپائی ہے جسمیں ۱۸۷۳ء سے ۱۹۰۷ء تک ایکسو چھتیس برس کی

عیسوی۔ ہجری۔ فصلی۔ سمتی

تاریخیں بہت صحت کے ساتھ ایک دوسری کیمقابل ایسے انداز اور قرینے سے لکھی ہیں کہ جس تاریخ کو آپ دیکھنا چاہیں فوراً دیکھ سکتے ہیں اور اُس کے مطابق دوسرے سنین کی تاریخیں بھی ساتھ ہی دیکھی جا سکتی ہیں۔

یہ بہت بڑی ضخیم کتاب ہے جسمیں مفصل تاریخیں لکھی ہیں اور اُس کیساتھ ایک عجیب و غریب دیباچہ بھی ہے اُسکی قیمت بغرض اُجرت عامہ پانچ سال کے حساب سے بھی کم یعنی ہے (مجلد ہے) رکھی ہے لیکن اخبار بدر کے خریداروں کے لئے خاص رعایت یہ کیجاتی ہے کہ جو صاحب بدر کیلئے ایک نیا خریدار بہم پہنچا کر اس کا سالتمام کا چندہ اخبار دفتر بدر میں بھجوادینگے انکو اور ایسے نئے خریدار صاحب کو اڑہائی اڑہائی روپیہ میں یہ جنتری دیجاویگی۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں مکمل ہو کر دفتر میں پہنچ جاویں۔

لغات القرآن حصہ اول مصنفہ عبد الحی صاحب جسکی اصل قیمت عہ ہے دفتر بدر سے اُن خریداران بدر کو جو ایک نیا خریدار پیدا کر دیں یہ کتاب صرف ۴ آنہ میں ملسکتی ہے۔ کارخانہ بدر نے کچھ زائد قیمت اپنے پاس سے دیکر خریداران اخبار بدر کیواسطے یہ رعایتی حق حاصل کیا ہے۔

مینجر اخبار بدر

جیبی طبیب

یعنی

عجیب و غریب پاکٹ کیس ادویات

اس عجیب و غریب پاکٹ کیس میں مختلف پچاس ساٹھ بیماریوں کی نہایت اکسیر زود اثر تیر بہدف دوائیں جو تخمیناً دو اڑھائی سو مریضوں کے لئے کفایت کریں موجود ہیں۔ یہ پاکٹ کیس بڑی محنت اور جانفشانی سے ڈاکٹری اور یونانی ادویہ کو جو حکمی اور بے خطا ثابت ہوئی ہیں ترکیب دے کر اُن اشخاص کے لئے تیار کیا گیا ہے جو اکثر مسافری میں رہتے یا مفصلات اور نو آبادیوں میں سکونت رکھتے ہیں یا ایسے مقامات میں رہتے ہیں جہاں حکیم یا ڈاکٹر وقت پر نہیں ملتے یا اُن عیالداروں کے لئے جن کو آئے دن علاج معالجہ کی سخت ضرورت رہتی ہے اور اکثر شکایتوں کے لئے حکیموں اور ڈاکٹروں کے پیچھے مارے مارے پھرنا پڑتا ہے یا اُن طبابت پیشہ اصحاب کے لئے جو دیہات میں طبابت کرتے ہیں غرضیکہ روزمرّہ امراض کے واسطے نہایت کارآمد اور انسانی زندگی کے لئے خاص رفیق ہے ہر ایک انسان اس سے وقت پر حاذق حکیم اور لائق ڈاکٹر کا کام لے سکتا ہے جس عیالدار کے پاس یہ پاکٹ کیس موجود ہو اُس کو حتے الامکان کسی حکیم یا ڈاکٹر کی ضرورت نہ ہوگی اور جس حکیم یا ڈاکٹر کے پاس یہ پاکٹ کیس ہو اُس کو پھر کسی اور نسخہ کا تردد نہ کرنا پڑیگا۔ ایک کتاب ترکیب بنام "جیبی طبیب" پاکٹ کیس کے ہمراہ ہوتی ہے اور اُس میں ہر طرح سے ایسی آسانی کی گئی ہے کہ معمولی لکھا پڑھا آدمی بھی اس کو سمجھ کر پورے طبیب کا کام دے سکتا ہے اور ادویہ کے استعمال بر وقت سے جانِ مریض کو خطرات معلقہ سے بچا سکتا ہے اسلئے اس پاکٹ کیس کا ہر ایک شخص کی جیب میں ہر حالت میں موجود ہونا اشد ضروری ہے جس سے وہ اپنا اور اپنے گھر کا آپ حکیم بن سکتا ہے۔

پاکٹ کیس کی جو دوائی خرچ ہو جائے وہ دوائی قیمت مقررہ پر علیحدہ علیحدہ بھی بھیجی جاتی ہے

قیمت پاکٹ کیس پانچ روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

ایکدفعہ شرطیہ امتحان کرکے دیکھیں اگر پاکٹ کیس پسند نہ آوے یا اشتہار میں جیسا لکھا ہے ویسا نہ نکلے یا اس کی ادویہ پر تاثیر نہ ہوں یا اس کی قلیل قیمت کے مقابل اتنی دوائیں نکال اس سے بہتر پاکٹ کیس آپ کو ملجاوے تو اس کے لوٹا دینے پر قیمت واپس کر دیجائیگی اس سے بڑھکر اور کیا صداقت ہو سکتی

المشتہر۔ حکیم محمد حسین مالک و ایڈیٹر رسالہ حکیم حاذق و پروپرائٹر کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور

خان بہادر

عالیجناب مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیراگڈھ ضلع رائپور

تحریر فرماتے ہیں :- عنایت فرمائم حکیم صاحب! اسلام مسنون - آپ سے ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی خان بہادر مولوی سید محمد حسین صاحب وزیر اعظم ریاست کھیراگڈھ نے منگائی تھی - انہوں نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میں آپ کو لکھوں کہ ان کے تجربہ میں بھی مفرح عنبری بہت مفید ثابت ہوئی - آپ مہربانی کرکے ۳ ڈبیہ اور خان بہادر صاحب موصوف کے نام جس قدر جلد ممکن ہو ویلیوپے ایبل روانہ فرمائیے

(دستخط) سید بخشش محمد
پرائیویٹ سیکرٹری وزیر صاحب

عالیجناب رائے کالی صاحب تعلقدار و رئیس باندا کی انگریزی چٹھی

کا ترجمہ :- ڈیر سر! میں نے آپ کی ایجاد کردہ مفرح عنبری کی ایک ڈبیہ استعمال کی ہے میں نہایت خوشی سے اس کے مفید ہونے اور ہندوستان کی بہترین دوائی ہونے کی تصدیق کرتا ہوں - دو سال کی بگڑی ہوئی صحت پھر اسکے استعمال سے واپس ملی ہے - مہربانی کرکے ایک ڈبیہ میرے دوست لالہ سکھن لال کے نام روانہ فرماویں +

عالیجناب فخر الدین صاحب ضلعدار کورٹ آف وارڈس

سونتھہ :- تحریر فرماتے ہیں کہ بڑے عنایت و کرمفرمائے بندہ جناب حکیم صاحب - تسلیم قبول ہو - میں آپ کی مفرح عنبری کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں - اسکی تعریف امکان سے باہر ہے - مجھ کو بیحد فائدہ بخشا - اگرچہ میں نے پوری ڈبیہ نہیں استعمال کی ہے - مگر مجھے جو شکایتیں تھیں وہ سب رفع ہوگئی ہیں - خداوند کریم جزائے خیر دے - میں نے اکثر اشتہارات دیکھے ادویات منگوائی ہیں مگر سوائے روپیہ خراب کرنے اور نفع کی امید پر وقت ضائع کرنے کے فائدہ کچھ نہیں پایا تھا

عالیجناب پنڈت گھانسی رام صاحب رئیس و مختار عدالت شہر میرٹھ

تحریر فرماتے ہیں کہ مفرح عنبری کی چھ عدد ڈبیاں پہنچیں - ان کے استعمال سے مجھ کو اور میرے دوستوں کو بہت کچھ فائدہ ہوا اور یہاں پر بہت کچھ تعریف ہوئی اسواسطے ۶ ڈبیہ اور بھیج دیجئے اسکے بعد دوسرے خط میں لکھتے ہیں کہ مفرح عنبری جن جن اصحاب کو دیگئی وہ آپ کی مرتبہ دوائی مذکور کی بہت تعریف کرتے ہیں - لہذا آپ ۹ ڈبیہ (مفرح عنبری) اور میرے نام روانہ فرماویں

مفرح عنبری کی نسبت منتے نمونہ از خروارے غور کیجئے کہ لکھنے والے لوگ کون ہیں

جناب حافظ فیض رسول صاحب وکیل سررشتہ نظامت

شیخاوٹی علاقہ راج جے پور تحریر فرماتے ہیں میں عرصہ سے ہر ایک کارخانہ کی ادویات کا تجربہ کر رہا ہوں اور بہت سا نقصان اٹھایا ہے - لیکن افسوس کرتا ہوں کہ رئیس کارخانہ خواہ مولوی صاحب خواہ مفتی صاحب یا حافظ صاحب ہیں لغویت کے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ خلق خدا کو دھوکہ دیکر خراب کرتے ہیں - اب آپ کا پرچہ پہنچنے پر آپ کے کارخانہ کی طرف توجہ کرنی پڑی - اور مفرح عنبری منگا کر تجربہ کیا گیا - دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰی آپ کے کارخانہ کو روز بروز ترقی بخشے - واقعی مفرح عنبری بذاتہ ایسی ہی ہے کہ جس قدر تعریف کی جاوے کم ہے - میں نے ایسی سریع الاثر اور مفید اجسام دوائی اس سے پہلے نہیں دیکھی

عالیجناب فقیر محمد خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر پولیس ضلع

منڈلہ :- میں تصدیق کرتا ہوں جس قدر ادویات میں نے اپنے اور نیز اپنے دوستوں کے لئے آپ سے منگوائیں سب قابل تعریف ہیں - **بعد اسکے** آپنے تین ڈبیہ مفرح عنبری اپنے اور اپنے احباب کے لئے طلب فرمائیں - اور پھر تحریر فرمایا کہ مفرح عنبری ایک ڈبیہ کا جناب یعقوب حسین صاحب تھانیدار نے استعمال کیا - اور بعد استعمال نہایت تعریف کی - لہذا آپ ایک درجن ڈبیہ صہ روپیہ کی جناب معلے القاب منشی ہزاری لعل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے نام روانہ فرماویں ۔ اور **تیسری** دفعہ پھر تحریر فرمایا کہ تین ڈبیہ اور بھیجدیں +

عالیجناب محمد عظیم اللہ صاحب رئیس اعظم تعلقدار

وآنریری مجسٹریٹ ضلع ساگر تحریر فرماتے ہیں مفرح عنبری کی ڈبیہ پہنچی - استعمال عمل میں آیا - بفضلہ تعالٰی جو تعریف آپ نے درج اشتہار فرمائی ہے - اس سے زیادہ دہ چند تعریف و توصیف کی مفرح عنبری مستحق ہے - اس نے دراصل خود کو مفرح عنبری ثابت کر دکھلایا ہے جن جن اصحاب نے استعمال کیا وہ اسکی تعریف و توصیف میں رطب اللسان ہیں - براہ مہربانی دو ڈبیہ مفرح عنبری کی اور روانہ فرمائیے +

عالیجناب سید نور الحسن صاحب رجسٹرار کلیا گنج

ضلع پورنیہ تحریر فرماتے ہیں :- مفرح عنبری نے مجھ کو بہت فائدہ بخشا - فرحت بے اندازہ ہوتی ہے - اور طبیعت ہر وقت بشاش رہتی ہے - میری رائے میں مفرح عنبری واقعی عمدہ چیز ہے میں اس دوا کی جس قدر تعریف کروں درست ہے - نوجوانوں کا ہمدم اہل قلم کا رفیق اور سن رسیدوں کے لئے عصائے پیری ہے بعرضیکہ خیالی آبحیات سنا کرتا تھا مفرح عنبری نے عمل کر دکھلایا

عالیجناب محمد کریم خان صاحب سوداگر اسپاں بنگلور

تحریر فرماتے ہیں :- میں بارہا آپ سے مفرح عنبری طلب کر چکا ہوں - میں نے اور میرے دوست محمد عبد القدوس صاحب پوسٹ ماسٹر اور دیگر دوستوں نے اس کا استعمال کیا ہے سب کو عظیم فائدہ ہوا ہے - بیشک مفرح عنبری سے بڑھکر ہندوستان کی تمام دوائیوں میں سے کوئی دوا ایسی طاقت بخش نہ ہوگی جس قدر تعریف آپ نے اشتہار میں لکھی ہے - اس سے بھی زیادہ بالا ہے - اور خدا کی قسم کر میں کوئی آپ کے خوش کرنے کے لئے جھوٹ نہیں لکھتا بلکہ سچے دل سے گواہی دیتا ہوں +

خان بہادر

عالیجناب سید علیخان صاحب گورنمنٹ پنشنر

کوٹھی حسن منزل رئیس جونپور تحریر فرماتے ہیں مکرمی حکیم صاحب زاد عنایتہ - میں نے ایک ڈبیہ مفرح عنبری پہلے منگایا تھا اسکا پورا استعمال میں نے خود کیا جس غرض سے استعمال کیا تھا - اُس کو نہایت فائدہ ہوا تب تین ڈبیہ ایک ساتھ اور منگایا تھا - اُن میں سے دو ڈبیہ میرے دوستوں کے لئے تھیں اُن کو دیا - اپنی ایک ڈبیہ میں سے نصف ڈبیہ ایک عورت کو بغرض دفع سیلان کھلائی گئی اُس کو بھی فائدہ ہوا - واقعی یہ مفرح نہایت عمدہ چیز اور بہت قابل تعریف ہے - اب ایک ڈبیہ مجھکو مطلوب ہے اور تین ڈبیہ میرے دوستوں کی فرمایش ہے - لہذا آپ چار ڈبیہ بذریعہ ویلیوپے ایبل روانہ فرماویں +

جناب ڈاکٹر سید محمد حیدر حسین صاحب حید صدر شفاخانہ کھنڈوہ

ممالک متوسط تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے یہاں سے جو ایک ڈبیہ مفرح عنبری کی اینچ ایک مریض مخدوم صاحب سید سارجنٹ ریلوے میل سروس کے لئے منگوائی تھی اس نے اعجاز مسیحائی کا کام کیا - صاحب موصوف مرض ذیابیطس میں مبتلا تھے اور اس قدر کمزور ہوگئے تھے کہ اسٹیشن تک جانا مشکل تھا - قلت اشتہا اور ضعف معدہ کی بھی شکایت تھی - مگر ایک ڈبیہ کے استعمال سے رفتہ رفتہ ضعف کم ہوتا گیا اشتہا بڑھ گئی اور اپنے کام پر آسانی سے چلے جانے لگے - اس لئے چار ڈبیہ مفرح عنبری کی بہت جلد میرے نام سے بذریعہ ویلیوپے ایبل پارسل بھیجدیں +

وہی صاحب دوبارہ تحریر فرماتے ہیں

مفرح عنبری نے میرے خاص مریضوں کو بہت فائدہ پہنچایا - میرا تبادلہ کھنڈوہ سے ناگپور ہوگیا ہے - انشاء اللہ تعالٰی یہاں بھی اسکی اشاعت میں کوشش کی جاویگی - آج ایک مہاجن کا خط بارہ طلبی دو ڈبیہ کھنڈوہ سے آیا ہے - آپ مہربانی کرکے دو ڈبیہ ذیل کے پتہ پر اُن کے نام اور ایک ڈبیہ میرے نام بذریعہ ویلیوپے ایبل بھیجکر مشکور فرماویں +

حکیم محمد حسین قریشی موجد مفرح عنبری مالک کارخانہ رفیق الصحت لاہور

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر و پبلشر کے لئے چھاپا گیا۔